S_1997_3_664_667

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

جے پور ڈیولاپمنٹ اتھارٹی

بنام۔

شریمتی کیلاشوتی دیوی

2 ستمبر 1997

سوہاس۔سی۔سین اور ایم۔جگند ھاراؤ، جسٹسز

ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 41، قاعدہ (اے اے) (1) 27 - اضافی ثبوت - پیش کرنے کا حقدار ہونے کی اہلیت - منعقد: ان فریقین تک محدود نہیں جنہوں نے ٹرائل عدالت کے سامنے کچھ ثبوت پیش کیے ہیں - یہاں تک کہ ایک فریق جس نے ٹرائل عدالت کے سامنے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے وہ بھی اس طرح کی اجازت حاصل کرسکتا ہے - اصول کا مقصد۔

عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر زیر التواء پہلی اپیل میں آرڈر 41، قاعدہ 27، سی پی سی کے تحت اضافی ثبوت پیش کرنے کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا کہ اپیل کنندہ نے ٹرائل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: آرڈر 41 سی پی سی کے قاعدہ (اے اے) (1) 27 کا ارادہ یہ ہے کہ ایک فریق جو، اس میں مذکور وجوہات کی بنا پر، ٹرائل کورٹ میں ثبوت پیش کرنے سے قاصر تھا، اسے اپیلٹ عدالت میں پیش کرنے کے قابل بنایا جائے۔ اس میں ان شرائط کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعمیل اضافی ثبوت پیش کرنے والے فریق کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ یہ ان شرائط میں سے ایک نہیں ہے کہ اضافی ثبوت پیش کرنے کی کوشش کرنے والا فریق بھی وہ ہونا چاہیے جس نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہوں۔ اس طرح کا نظریہ ایک اضافی شرط متعارف کرانے کے مترادف ہے جس پر ذیلی قاعدہ غور نہیں کرتا ہے۔ ذیلی قاعدے کا مقصد کسی فریق کے درمیان کوئی فرق نہیں تھا جس نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہوں اور جس نے ٹرائل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہو۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ ذیلی اصول کے بنیادی حصے میں مذکور شرائط کا وجود ثابت ہونا ضروری ہے۔ قاعدہ 27 (1) (اے اے) کو صرف ان لوگوں کے فائدے کے لیے

محدود کرنا جائز نہیں ہے جنہوں نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہیں۔(666-ایف-ایچ)

محمد۔سیفو ررحمان بنام ریاست آسام، اے آئی آر (1985) جی او 107، منظور شدہ۔

گربکھش سنگھ بنام شنکرداس سادھورام، آل (1936) لاہ 71، نے انکار کر دیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5948۔

راجستھان عدالت عالیہ کے S.B.C.F.A۔1996 کے نمبر 19 مورخہ 10.12.96 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کے لیے ایس۔کے۔بھٹاچاریہ۔

مدعا علیہ کے لیے نیمو۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔جگندھاراو، جے: اجازت دی گئی۔

اس سول اپیل کو جے پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 1995 کی ایس بی سول فرسٹ اپیل نمبر 19 میں جے پور میں راجستھان کی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی ہے۔اس فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے آرڈر 41 قاعدہ 27، مجموع ضابطہ دیوانی کے تحت "اضافی ثبوت" پیش کرنے کے لیے دائر درخواست کو اس بنیاد پر زیر التواء پہلی اپیل میں مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ نے ٹرائل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔عدالت نے محمد سیفو ررحمان بنام ریاست آسام اور دیگر، اے آئی آر (1985) گوہاٹی 107 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد مذکورہ نظریہ اختیار کیا۔اس اثر کے لیے کہ آرڈر 41 قاعدہ 27 سی پی سی میں اضافی لفظ کا مطلب ہے "ایک چیز کو دوسری چیز میں شامل کرنا یا متحد کرنا تا کہ ایک مجموعی تشکیل دی جا سکے" اور یہ کہ ایک فریق کو کوئی اضافی ثبوت پیش کرنے کا حق حاصل نہیں تھا اگر اس نے ٹرائل کورٹ میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔

حقائق اس طرح ہیں:

دعویٰ علیہ کی طرف سے زمین کے حصول کی کچھ کارروائیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے مقدمہ دائر کیا گیا تھا اور اس بنیاد حکم امتناعی دوامی امتناع طلب کیا گیا تھا کہ مدعی کے قبضے میں تھا۔اپیل کنندہ ٹرائل عدالت میں مدعا علیہ کے طور پر شامل ہو گیا۔دعویٰ حکم دیا گیا، ختم کر دیا گیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی گئی اور اپیل کنندہ کی طرف سے آرڈر 41 قاعدہ 27 کے تحت دو دستاویزات دائر کرنے کی درخواست کی گئی تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ قبضہ مدعی سے بہت پہلے لے لیا گیا تھا۔اس درخواست کو عدالت

عالیہ نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ نے ٹرائل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔ یہ وہ حکم ہے جس پر اس اپیل میں سوال اٹھایا گیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ راجستھان کی عدالت عالیہ اور گوہاٹی کی عدالت عالیہ کی طرف سے آرڈر 41 قاعدہ 27 سی پی سی کی شق (اے اے) میں اضافی لفظ پر کی گئی تشریح درست نہیں ہے۔

آرڈر 41 کے قاعدہ 27 توضیعات جہاں تک متعلقہ ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

"قاعدہ 27: اپیلٹ عدالت میں اضافی ثبوت پیش صنعتی عمل

(1) اپیل کرنے والے فریق اضافی ثبوت پیش کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے۔ چاہے زبانی ہو یا دستاویزی، اپیلٹ عدالت میں ۔لیکن اگر۔

(a)-------------

(aa) اضافی ثبوت پیش کرنے کی کوشش کرنے والا فریق یہ ثابت کرتا ہے کہ مناسب مستعدی سے کام لینے کے باوجود، اس طرح کا ثبوت اس کے علم میں نہیں تھا یا مناسب مستعدی سے کام لینے کے بعد اس کے ذریعے اس وقت پیش نہیں کیا جا سکتا تھا جب اس کے خلاف اپیل کا حکم نامہ منظور کیا گیا تھا، یا

(b)-------------

اپیلٹ عدالت ایسے شواہد کو پیش کرنے یا گواہ کی جانچ پڑتال کی اجازت دے سکتی ہے۔

(2).......................

ذیلی قاعدے کا ارادہ، ہمارے خیال میں، یہ ہے کہ ایک فریق جو ذیلی شق میں مذکور وجوہات کی بنا پر، ٹرائل کورٹ میں ثبوت پیش کرنے سے قاصر تھا، اسے اپیلٹ عدالت میں پیش کرنے کے قابل بنایا جانا چاہیے۔ ذیلی قاعدے میں ان شرائط کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعمیل فریق کو اضافی ثبوت پیش کرنے کے لیے کرنی چاہیے، یعنی کہ "مناسب مستعدی سے کام لینے کے باوجود، اس طرح کا ثبوت اس کے علم میں نہیں تھا یا مناسب مستعدی سے کام کرنے کے بعد اسے ٹرائل عدالت میں پیش نہیں کیا جا سکتا تھا"۔ یہ ان شرائط میں سے ایک نہیں ہے کہ "اضافی" ثبوت پیش کرنے کی کوشش کرنے والا فریق بھی وہ ہونا چاہیے جس نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہوں۔ اس طرح کا نظریہ ایک اضافی شرط متعارف کرانے کے مترادف ہے جس پر ذیلی قاعدہ غور نہیں کرتا ہے۔ ذیلی قاعدے کا مقصد کسی فریق کے درمیان کوئی فرق نہیں تھا جس نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہوں اور جس نے ٹرائل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہو۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ ذیلی اصول کے بنیادی حصے میں مذکور شرائط کا وجود ثابت ہونا ضروری ہے۔ ذیلی

شق (اے اے) کو صرف ان لوگوں کے فائدے کے لیے محدود کرنا جائز نہیں ہے جنہوں نے ٹرائل عدالت میں کچھ ثبوت پیش کیے ہیں۔

اس لیے گوہاٹی عدالت عالیہ کا نظریہ درست نہیں ہے۔ گور باکش سنگھ بمقابلہ (فرم) شنکر داس، اے آئی آر (1936) لاہور 71 میں لاہور عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا ایسا ہی نظریہ بھی درست نہیں ہے۔

نتیجے میں، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور درخواست کی برقرار رکھنے پر اعتراض کو مسترد کر دیا جاتا ہے، اب یہ عدالت عالیہ پر ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ کی درخواست یا اہلیت کی جانچ کرے اور قانون کے مطابق اس کا فیصلہ کرے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ کے۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔